کتاب لائقِ مطالعہ ہے۔ مصنف کی محنت لائقِ تحسین ہے۔ تقدیم' ڈاکٹر جاوید اقبال کے قلم سے اور مقدمہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا تحریر کردہ ہے۔ امید ہے کہ مصنف اپنے منصوبے کا دوسرا حصہ بھی جلد مکمل کریں گے۔ (ظفر حجازی)

خود نوشت حیات سرسید: مرتبہ: ضیا الدین لاہوری۔ ناشر: جنگ پبلشرز' لاہور۔ صفحات ۳۷۲۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

سرسید احمد خان گذشتہ صدی کی ان اولوالعزم شخصیات میں سے تھے' جنھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی' معاشرتی اور سیاسی زندگی پر مثبت اور منفی دونوں اعتبار سے گہرے اثرات مرتب کیے۔ مگر زیرِ نظر نہایت دلچسپ اور اپنی نوعیت میں منفرد کتاب کے مولف کے الفاظ میں' سرسید کی "ترجمانی کرتے ہوئے ہم نے حق و صداقت سے کام نہیں لیا۔" اس کمی کو دور کرنے کے لیے مولف موصوف نے سرسید کی تحریروں' تقریروں اور بیانات سے ان کی خود نوشت مرتب کی ہے' جس سے تصویر کا ایک دوسرا رخ سامنے آتا ہے۔ مولف نے جس نقطہ نظر کے تحت یہ خود نوشت مرتب کی' وہ بڑا متوازن ہے۔ ان کے خیال میں: "اخلاقی طور پر کسی فرد کے عیوب تلاش کرتے رہنا' کسی طور مستحسن نہیں' مگر شخصیت پرستی کے زیراثر پسندیدہ افراد کے عیوب کو خوبیوں کے کھاتے میں ڈالنا' اور ناپسندیدگی کی صورت میں خوبیوں کو عیوب کے طور پر بیان کرنا' اس سے بھی زیادہ ظلم ہے۔"

زیرِ نظر خود نوشت سے سرسید کی قومی و ملی اور علمی و تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ' انگریزوں کے ساتھ ان کی غیرمعمولی وفاداری' اور برطانوی مفادات کی حفاظت کے لیے سرسید کی کاوشوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں سرسید کے اخلاص اور اپنی قوم کے لیے ان کی دردمندی میں شبہ کرنا مشکل ہے' مگر ان کی ذہنی افتاد نے کچھ ایسا رخ اختیار کیا کہ انگریزی "حکومت کو دوام بخشنے کے لیے (وہ ان کی) مکارانہ حکمت عملی" کا شکار ہوگئے۔ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں انھوں نے نہایت جانفشانی سے انگریزی حکام کی مدد کی' پرچہ نویسی کی خدمات بھی انجام دیں اور اس کے عوض سرسید کے اپنے الفاظ میں: "سرکار نے میری بڑی قدر دانی کی۔ عہدہ صدرالصدوری پر ترقی کی' اور علاوہ اس کے دو سو روپیہ ماہواری پنشن مجھ کو اور میرے بڑے بیٹے کو عنایت فرمائے اور خلعت پانچ پارچہ اور تین رقم جواہر' ایک شمشیر عمدہ قیمتی ہزار روپیہ کا اور ہزار روپیہ نقد واسطے مدد خرچ مرحمت فرمایا۔" انگریزوں کی وفاداری میں انھوں نے

اس حد تک غلو برتا کہ ۱۸۵۷ میں انگریزوں کے خلاف مزاحمت کرنے والوں کو جاہل' بدمعاش' بے علم' حرامزادے' نمک حرام اور نامحمود قرار دے ڈالا ---- مصنف نے کچی لپٹی رکھے بغیر تصویر کا یہ رخ بھی' خود سرسید ہی کے الفاظ میں پیش کردیا ہے' جس سے ان کے بارے میں بہت سے دلچسپ اور چشم کشا حقائق اور ان کی اندھی انگریز پرستی کے شواہد سامنے آتے ہیں۔

کتاب نہایت کاوش و عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے۔ ضیاء الدین صاحب نے اصل ماخذ تک رسائی کے لیے انڈیا آفس' برٹش میوزیم اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی تک کے کتب خانوں کو کھنگالا اور پھر جملہ لوازمے کی ترتیب' ابواب بندی' عنوانات اور تائیدی و وضاحتی حواشی و تعلیقات کا کام نہایت خوبی اور خوش سلیقگی سے انجام دیا۔ کتاب میں بہت سی اہم اور نادر و نایاب تصاویر' دستاویزات اور تصانیف سرسید کی قدیم ترین اشاعتوں کے عکس شامل ہیں۔ ضیاء الدین لاہوری کی محنت و تحقیق (بہ الفاظ حالی۔ "کان کنی") اور تاریخی ذوق بہر اعتبار قابل داد ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اشاریہ ترجمان القرآن ۱۹۳۲ تا ۱۹۷۶: مرتبہ حکیم نعیم الدین زبیری۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی ڈی ۳۵' بلاک ۵ فیڈرل بی ایریا' کراچی۔ صفحات ۴۴۳۔ قیمت ۸۰ روپے۔

ادارہ معارف اسلامی کراچی نے کئی سال قبل "ترجمان القرآن" کی اولین ۸۵ جلدوں کے مضامین کا موضوع وار اور مصنف وار جامع اشاریہ حکیم نعیم الدین زبیری سے مرتب کروا کے شائع کیا تھا۔ یہ ایک انتہائی مفید کام ہے' اور ایک علمی اور تحقیقی ضرورت پوری کرتا ہے۔ الف بائی ترتیب سے چھ سو موضوعات متعین کر کے ۴۴ سالوں میں شائع ہونے والے تمام مضامین کے مباحث کے حوالے مرتب کیے گئے ہیں۔ کسی بھی متعلقہ موضوع پر کام کرنے والا اس دور کی تحریرات تک نہایت سہولت سے رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ مختلف افراد کے پاس اور لائبریریوں میں "ترجمان القرآن" کے شمارے اور جلدیں تو مل جاتی ہیں۔ ان سے خاطر خواہ استفادے کے لیے یہ اشاریہ بہت کارآمد ہے۔ یہ اشاریہ نہ صرف تمام لائبریریوں اور تحقیقی اداروں میں' بلکہ ہر اس شخص کی میز پر ہونا چاہیے جو اہم علمی موضوعات کے حوالے سے لکھنے پڑھنے کے کام سے متعلق ہے' یا کسی چھوٹے بڑے رسالے کی ادارت کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مفید کام کو آگے بڑھایا جائے اور اس اشاریے کی دوسری جلد مرتب کی جائے۔ (مسلم سجاد)